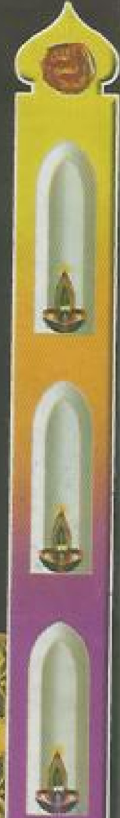
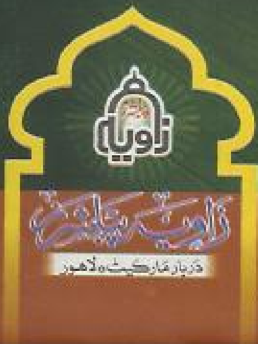
قرآن مجید کے بعد چھ مستند کتابوں سے 383 احادیث سے 103 عقائد اہلسنت کا
ثبوت تمام احادیث عربی متن بمعہ اعراب اور مکمل عربی اور اردو کتابوں کے حوالے کے ساتھ

صحاح ستّہ اور عقائد اہلِ سنّت



تالیف

مولانا محمد شہزاد قادری ترابی



زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ، لاہور

ف: جب اپنے بزرگوں' والدین' سردار اور استاد کی کھڑے ہو کر تعظیم کرنے کا حکم ہے تو صلوٰۃ وسلام پڑھتے وقت تعظیماً کھڑا ہونا کیسے ممنوع ہو سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

مزارات کی تعمیر اور غلاف کا بیان

حدیث شریف:318

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمِسْوَرِیُّ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ هَلَكَ فِیْهِ اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 2240، ص 389، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جس مرض میں انتقال ہوا۔ انہوں نے اسی بیماری کے دوران یہ وصیت کی کہ میرے لئے لحد بنانا

اور اس پر اینٹیں نصب کرنا جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کے لئے (قبر) بنائی گئی تھی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول' کتاب الجنائز، حدیث نمبر 2136، ص 733، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:319

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی اَخْبَرَنَا وَكِیْعٌ وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَّوَكِیْعٌ جَمِیْعًا عَنْ شُعْبَةَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَطِیْفَةٌ حَمْرَاءُ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ جَمْرَةَ اسْمُهٗ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ وَاَبُو التَّیَّاحِ وَاسْمُهٗ یَزِیْدُ بْنُ حُمَیْدٍ مَاتَا بِسَرَخْسَ

(مسلم شریف، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 2241، ص 389، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر سرخ چادر ڈالی گئی تھی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول' کتاب الجنائز، حدیث نمبر 2136، ص 733، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف:320

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ اَبُو هُرَيْرَةَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزُ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيْرِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ نُبَيْطٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ قَبْرَ عُثْمَانَ ابْنَ مَظْعُوْنٍ بِصَخْرَةٍ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1561، ص 222، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عباس رضی اللہ عنہ بن جعفر، محمد بن ایوب، ابو ہریرۃ الواسطی عبدالعزیز بن محمد، کثیر بن زید، زینب بنت عبیط، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عثمان بن مظعون کی قبر پر پتھر کا نشان لگایا تھا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب ماجاء فی العلامۃ فی القبر، حدیث نمبر 1622، ص 443، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:321

عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهٖ سَنَةً

(بخاری، عربی، کتاب الجنائز، باب مایکرہ من اتخاذ المساجد، ص 212، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... جب حسن بن حسن بن علی رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کی بیوی (فاطمہ بنت حسین بن علی) نے ان کی قبر پر ایک سال تک خیمہ لگائے بیٹھی رہیں۔

(بخاری، عربی اردو، جلد اول، کتاب الجنائز، باب 846، ص 540، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: بزرگوں کے مزارات پختہ بنانا، اس پر قبہ بنانا اور چادر چڑھانا صحاح ستہ کی مذکورہ احادیث سے ثابت ہے۔

شانِ اولیاء اللہ رحمہم اللہ

حدیث شریف:322

وَاِنَّ مَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَآءَ مُظْلِمَةٍ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الفتن، حدیث نمبر 3989، ص 574، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

جس نے اللہ تعالیٰ کے دوست سے ذرہ سی بھی دشمنی کی تو اس نے

اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ کیا۔ اللہ تعالیٰ ان نیک متقی لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو چھپے رہتے ہیں۔ اگر وہ غائب ہو جائیں تو کوئی انہیں تلاش نہیں کرتا۔ اگر وہ سامنے آتے ہیں تو کوئی کھانے تک کا نہیں پوچھتا۔ نہ انہیں کوئی پہچانتا ہے ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ایسے لوگ گرد آلود تاریک فتنے سے نکل جائیں گے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن، حدیث نمبر 1787، ص 486، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:323

حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ کَرَامَۃَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِی شُرَیْكُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُہٗ عَلَیْہِ وَمَا زَالَ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ، فَکُنْتُ سَمْعَہٗ، الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہٗ، الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہٗ، الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ

شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ، تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ۔

(بخاری، عربی، کتاب الرقاق، حدیث نمبر 6502، ص 1127، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... خالد بن مخلد نے کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھ سے شریک بن عبداللہ ابن ابونمر نے عطاء (بن یسار) نے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص میرے کسی ولی سے عداوت رکھتا ہے۔ میں (رب تعالیٰ) اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے حتی کہ میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں اور جب میں اس کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں، جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں، جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے کوئی چیز طلب کرے تو میں اس کو دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں کسی چیز میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردد نہیں کرتا جتنا تردد اس کی جان کے بارے میں کرتا ہوں۔ وہ موت (کی سختی) کو ناپسند سمجھتا ہے اور میں اس کے برائی میں پڑنے کو ناپسند کرتا ہوں۔

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم، کتاب الرقاق، حدیث نمبر 1422، ص 624، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب تفسیر القرآن

حدیث شریف:324

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ نَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی الطَّيِّبِ نَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ۔

(ترمذی، عربی، ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر3127، ص706، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

10، ص440، مطبوعہ فرید بک
لاہور پاکستان)

سات قرأت کا بیان

حدیث شریف:325

وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام عَلٰى حَرْفٍ فَرَاجَعْتُهٗ فَلَمْ اَزَلْ اَسْتَزِيْدُهٗ فَيَزِيْدُنِیْ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ بَلَغَنِیْ اَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْاَحْرُفَ اِنَّمَا هِیَ فِی الْاَمْرِ الَّذِیْ يَكُوْنُ وَاحِدًا لَا يَخْتَلِفُ فِیْ حَلَالٍ وَّلَا حَرَامٍ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل القرآن، حدیث نمبر1902، ص329، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک حرف (مخصوص طرح کی قرأت) کے مطابق قرآن پڑھایا۔ میں نے مزید (قرأت کی قسم) کی فرمائش کی۔ میں فرمائش کرتا رہا اور وہ اضافہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سات حروف ہوگئے۔ (سات مختلف طرح کی قرأت ہوگئی)

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب فضائل القرآن، حدیث نمبر 1799، ص 628، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ابن شہاب کہتے ہیں۔ مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ ان ساتوں حروف کا تعلق ایک ہی چیز کے ساتھ ہے اور ان کے درمیان حرام یا حلال کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

عقیدہ: قرآن عظیم کی سات قرأتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں۔ ان میں معاذ اللہ کہیں اختلاف معنی نہیں وہ سب حق ہیں۔ اس میں امّت کے لئے آسانی یہ ہے کہ جس کے لئے جو قرأت آسان ہو وہ پڑھے اور حکم یہ ہے کہ جس ملک میں جو قرأت رائج ہے، عوام کے سامنے وہی پڑھی جائے، جیسے ہمارے ملک میں قرأت عاصم بروایت حفص کہ لوگ ناواقفی سے انکار کریں گے اور وہ معاذ اللہ کلمہ کفر ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ اول)

حدیث شریف: 326

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيْهَا فَكِدْتُ أَنْ

أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِيْ فَجِئْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيْهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيَ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَؤُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف، حدیث نمبر 1475، ص 219، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سنا کہ حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ سورہ الفرقان اور ہی طریقے سے پڑھ رہے تھے۔ اس کے علاوہ جیسے مجھے رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان پر ٹوٹ پڑتا، لیکن میں نے انہیں مہلت دی یہاں تک کہ وہ فارغ ہوگئے۔ پھر میں نے اپنی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں نے انہیں سورہ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا۔ اس طریقے کے علاوہ جیسے مجھے پڑھائی گئی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پڑھو۔ پس

انہوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر مجھ سے فرمایا کہ پڑھو میں نے پڑھی تو فرمایا کہ اسی طرح نازل فرمائی گئی ہے۔ پھر فرمایا کہ اس قرآن کو سات قرأتوں میں نازل کیا گیا ہے۔ پس اسے پڑھو جس طرح کسی کے لئے آسان ہو۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف، حدیث نمبر 1461، ص 545 مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: یہ حدیث ۲۱ صحابہ کرام سے مروی ہے جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ ابی بن کعب، انس، حذیفہ بن الیمان، زید بن ارقم، سمرہ بن جندب، سلمان بن صرد، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود، عبدالرحمٰن بن عوف، عثمان بن عفان، عمر بن خطاب، عمرو بن ابوسلمہ، عمرو بن العاص، معاذ بن جبل، ہشام بن حکیم، ابوبکرہ، ابوجہم، ابوسعید خدری، ابوطلحہ انصاری، ابوہریرہ اور ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ابو عبید نے اس کے متواتر ہونے کی تصریح کی ہے۔ اس حدیث میں واقعہ سبعۃ احرف یعنی سات حرفوں سے کیا مراد ہے جن میں قرآن کریم کو نازل کیا گیا ہے تو اس کے متعلق نویں صدی کے مجدد برحق یعنی خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) نے فرمایا کہ اس حدیث کے معنی میں چالیس کے قریب مختلف اقوال وارد ہوئے ہیں۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے سولہ اقوال کا الاتقان میں تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ قرطبی اور ابن حبان نے امام ابن حجر عسقلانی

رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۲ھ/ ۱۴۴۵ء) صاحب فیض الباری کا قول نقل کیا ہے کہ اس حدیث میں وارد سات حرفوں کے معنی میں اہل علم کا اتنا اختلاف ہے کہ بات پینتیس (۳۵) اقوال تک پہنچ گئی۔ ابن حبان نے وہ پینتیس (۳۵) اقوال بیان کیئے اور ان سے امام سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی الاتقان میں نقل فرمائے ہیں۔

حضرت خاتم الحفاظ امام سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اُمت محمدیہ پر سات حرفوں میں پڑھنا واجب نہ تھا بلکہ ان کی آسانی کی خاطر اجازت مرحمت فرمائی گئی تھی۔ جس وقت صحابہ کرام نے دیکھا کہ اُمت میں تفرقہ اور اختلاف بڑھتا جارہا ہے۔ لہذا ایک ہی حرف پر اگر اجماع نہ کیا گیا تو اختلافات کے سیلاب کو روکا نہیں جاسکے گا۔ بایں وجہ ان حضرات نے عام اور مشہور حرف یعنی مصحف عثمان پر اتفاق کرلیا اور ان حضرات کا اس کے صحیح ترین مصحف ہونے پر اجماع ہوگیا۔ امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ سے قرآن کریم کا ایک مرتبہ دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال وصال ہوا اس سال آپ ﷺ نے دو مرتبہ دور کیا۔ لہذا اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ موجودہ قرأت اسی آخری دور کی قرأت کے مطابق ہے۔ امام بغوی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اس آخری دور میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حاضر رہے۔ قرآن مجید کا جتنا حصہ منسوخ ہوا وہ ان کے علم میں آیا۔ پھر انہوں نے حضور ﷺ کے لئے لکھا اور اس کے مطابق آپ کو پڑھ کر

سنایا تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی سناتے رہے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے اسی کو قابل اعتماد قرار دے کر جمع کروایا اور اسی کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصاحف میں لکھ کر جامع القرآن لقب پایا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ ملخصا (الاتقان، جلد اول نوع ۱۶، مسئلہ سوم)

جمعہ عید کا دن ہے

حدیث شریف: 327

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا وَهْبٌ نَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ وَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ وَالْاِخْبَارُ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَ شُرْبٍ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصیام، باب صیام ایام تشریق، حدیث نمبر 2419، ص 351، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حسن بن علی، وہب موسیٰ بن علی، موسیٰ بن ابوشیبہ، وکیع، موسیٰ بن علی ان کے والد ماجد حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق یہ ہم اہل اسلام کی عید ہیں۔ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم باب صیام ایام التشریق حدیث نمبر 647، ص 248، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: رسول اللہ ﷺ نے پانچ دن کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ دو روزے تو عید الفطر و عید الاضحیٰ کے ہیں اور تین ایام تشریق کے یعنی ذوالحجہ کی ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ تاریخ کو روزہ نہ رکھا جائے۔ کیونکہ یہ دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کھانے پینے کے قرار دیئے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف: 328

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَآءٌ اِجْتَمَعَ يَوْمُ جُمُعَةٍ وَيَوْمُ فِطْرٍ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ عِيْدَانِ اجْتَمَعَا فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ فَجَمَعَهُمَا جَمِيْعًا فَصَلَّاهُمَا رَكْعَتَيْنِ بُكْرَةً لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى صَلَّى الْعَصْرَ۔

(ابوداؤد، کتاب الصلوۃ باب الجمعۃ یوم عید، حدیث نمبر 1072، ص 162 مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... ابن جریج نے عطاء سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن زبیر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عہد میں جمعہ اور عید الفطر دونوں ایک روز جمع ہو گئے۔ فرمایا کہ ایک دن میں دو عیدیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ پس دونوں کی اکٹھی دو رکعتیں صبح کے وقت پڑھ لیں اور ان دونوں پر کوئی اضافہ نہیں کیا یہاں تک کہ نماز عصر پڑھی۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، باب اذا وافق یوم الجمعۃ یوم عید حدیث نمبر 1059، ص 407، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 329

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى وَ عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ الْوَصَابِيُّ الْمَعْنٰى قَالَ نَا بَقِيَّةُ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ الضَّبِيِّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ قَدِ اجْتَمَعَ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ شَاءَ اَجْزَاهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَاِنَّا مُجَمِّعُوْنَ قَالَ عُمَرُ عَنْ شُعْبَةَ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب الجمعۃ یوم عید، حدیث نمبر 1073، ص 162، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... محمد بن مصفی اور عمر بن حفص وصابی' بقیہ' شعبہ' مغیرہ ضبی' عبدالعزیز بن رفیع' ابوصالح' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آج تمہارے لئے دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں لہذا جو تم

میں نماز جمعہ پڑھنا چاہے تو پڑھے اور ہم نماز جمعہ پڑھیں گے عمر نے شعبہ سے بھی روایت کی ہے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، باب اذا وافق یوم الجمعۃ یوم عید حدیث 1060، ص 407، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ جمعۃ المبارک کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے۔

ان احادیث سے ان لوگوں کا موقف بھی باطل ہوا جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں فقط دو عیدیں ہیں' تیسری عید یعنی عید میلاد النبی ﷺ بدعت ہے۔

بدعت حسنہ کا بیان

حدیث شریف: 330

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ فَارِسٍ وَّمُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى وَهُوَ اَتَمُّ قَالَا ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ نَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَعَمَدُهُ قَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدُهُ مِنْ خَشَبِ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ شَيْئًا وَزَادَ فِيْهِ

عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰی بِنَائِهٖ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَاَعَادَ عَمَدَهٗ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عُمُدَهٗ خَشَبًا وَّغَيَّرَهٗ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَّبَنٰى جِدَارَهٗ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عَمَدَهٗ مِنْ حِجَارَةٍ مَّنْقُوْشَةٍ وَّسَقَّفَهٗ بِالسَّاجِ قَالَ مُجَاهِدٌ سَقَّفَهُ السَّاجُ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ الْقَصَّةُ الْجَصُّ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب فی بناء المساجد، حدیث نمبر 451، ص 76، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں مسجد نبوی کچی اینٹوں کی بنی ہوئی تھی اور اس کی چھت لکڑیوں کی تھی اور ستون بھی۔ مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی اضافہ نہ کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ کیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک کی بنیادوں پر تعمیر کیا یعنی کچی اینٹوں اور لکڑیوں سے اور اس کے ستون دوبارہ لگائے۔ مجاہد نے کہا کہ اس کے ستون لکڑی کے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور کافی اضافہ کیا اور اس کی دیواریں تراشے ہوئے پتھروں اور چونے سے بنائیں اور اس کے ستون تراشے ہوئے پتھروں کے بنائے اور ساگوان کی لکڑی سے اس کی چھت تیار کی۔ مجاہد نے کہا کہ اس کی چھت ساگوان کی تھی۔ امام

ابوداؤد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ "اَلْقَصَّةُ" چونے کو کہتے ہیں۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 448، ص 213، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 331

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰی عَنْ شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ سَوَارِيْهِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُذُوْعِ النَّخْلِ اَعْلَاهُ مُظَلَّلٌ بِجَرِيْدِ النَّخْلِ ثُمَّ اِنَّهَا نَخِرَتْ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ فَبَنَاهَا بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَبِجَرِيْدِ النَّخْلِ ثُمَّ اِنَّهَا نَخِرَتْ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ فَبَنَاهَا بِالْاٰجُرِ فَلَمْ تَزَلْ ثَابِتَةً حَتَّى الْاٰنَ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب فی بناء المساجد، حدیث نمبر 452، ص 76، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی مسجد کے ستون رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کھجور کی لکڑیوں کے تھے۔ اوپر والے حصے پر سائے کے لئے کھجور کی ٹہنیاں تھیں۔ پھر وہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں گل گئیں تو دوبارہ کھجور کی لکڑیوں اور شاخوں سے بنائی گئی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں گل گئیں تو اسے پکی اینٹوں سے بنایا گیا جو آج تک اسی حالت میں ہے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلداول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 449، ص213، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:332

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ثَنَا نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيْدُ وَعُمُدُهُ، خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيْهِ أَبُوْبَكْرٍ شَيْئًا وَّزَادَ فِيْهِ عُمَرُ وَبَنَاهُ عَلٰى بُنْيَانِهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ وَأَعَادَ عُمُدَهُ، خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهُ، عُثْمَانُ فَزَادَ فِيْهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً وَّبَنٰى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ وَجَعَلَ عُمُدَهُ، مِنْ حِجَارَةٍ مَّنْقُوْشَةٍ وَّسَقَفَهُ، بِالسَّاجِ۔

(بخاری، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 446، ص77، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں رسول اللہ ﷺ کے دور میں مسجد نبوی کچی اینٹوں سے بنی ہوئی تھی اور اس کا چھت کھجور کی ٹہنیوں اور اس کے ستون کھجور کی (موٹی) لکڑی کے تھے جس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں کچھ اضافہ نہ کیا (ہاں) عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (اس کے طول وعرض) میں توسیع فرمائی۔ لیکن (آلات) یعنی کچی اینٹ اور کھجور کی ٹہنیوں کے ساتھ ہی مسجد کو تعمیر کیا (جیسا کہ) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ اقدس میں تعمیر ہوئی تھی (اور بوجہ خرابی ستون) کی تجدید فرمائی۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کو بدل دیا اور (توسیع وآلات کے اعتبار سے) اس میں بہت زیادہ اضافہ فرمایا۔ اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے بنوائیں اور اس کے ستون بھی منقش پتھر سے بنائے اور ساگوان کی (لکڑی) کی اس پر چھت ڈالی۔

(بخاری، عربی اردو، جلداول' کتاب الصلوٰۃ' حدیث نمبر 430، ص240، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: تفسیر روح البیان میں ہے کہ وہ کام جسے علماء اور عارفین ایجاد کریں اور وہ سنت کے خلاف نہ ہو تو یہ اچھا کام ہے۔

ا۔ امام کاسانی علیہ الرحمہ بدائع الصنائع میں فرماتے ہیں کہ جو عمل لوگوں میں مشہور ہوجائے جبکہ شریعت کے مطابق ہو اس کی اتباع ضروری ہے (بدائع الصنائع فصل فی بیان فی یوم العید جلداول)

۲۔ علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ (عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری) میں

فرماتے ہیں کہ جو کام شریعت کے مخالف نہ ہو تو وہ بدعت حسنہ یعنی اچھی بدعت ہے۔

۳۔علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ‘ شامی کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اسلام کے قوانین ہیں کہ جو شخص کوئی بری بدعت ایجاد کرے اس پر تمام پیروی کرنے والوں کا گناہ ہے اور جو شخص اچھی بدعت نکالے اسے قیامت تک اس عمل کی پیروی کرنے والوں کا ثواب ہوگا۔ اگر یہ کہا جائے کہ بدعت حسنہ یعنی اچھی بدعت کوئی چیز نہیں ہے تو یہ بات مسلم شریف کی حدیث کے خلاف بھی ہوسکتی ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ جو چیز شریعت سے نہ ٹکرائے مثلاً مسجد نبوی کی عالی شان تعمیرات‘ محراب کی تعمیر‘ جمعۃ المبارک کے دن دوسری اذان‘ قرآن کا کتابی صورت میں مرتب کرنا‘ قرآن مجید پر اعراب لگانا وغیرہ بدعت حسنہ ہیں۔

اچھے کام کو شروع کرنے پر اجر

حدیث شریف:333

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَايَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ نَاالْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلَكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَه‘ اَجْرُه‘ وَمِثْلُ اُجُوْرِ مَنِ اتَّبَعَه‘ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِّنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَّمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهٗ‘ وَمِثْلُ اَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَه‘ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ مِّنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا۔

(ترمذی، عربی، ابواب علم، حدیث نمبر 2675، ص 607، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اچھا طریقہ جاری کیا پھر اس پر عمل کیا گیا۔ تو اس کے لئے اپنا ثواب بھی ہے اور اسے عمل کرنے والوں کے برابر ثواب بھی ملے گا۔ جبکہ ان کے ثوابوں میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے برا طریقہ جاری کیا پھر وہ طریقہ اپنایا گیا تو اس کے لئے اپنا گناہ بھی ہے اور ان لوگوں کے گناہ کے برابر بھی جو اس پر عمل پیرا ہوئے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی ہو۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم‘ ابواب علم‘ حدیث نمبر 872، ص 239، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:334

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍنَا بَقِيَّةُ الْوَلِيْدِ عَنْ بَحِيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِبْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السَّلَمِیِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَبِمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ يَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ۔

(ترمذی، عربی، ابواب علم، حدیث نمبر 2676، ص 607، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد ہمیں نہایت بلیغ وعظ فرمایا۔ جس سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل لرز گئے۔ ایک شخص نے یہ کہا یہ تو رخصت ہونے والے شخص کے وعظ جیسا ہے۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ہمیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ نے ڈرتے رہنے نیز (امیر کا حکم) سننے اور ماننے کا حکم دیتا ہوں۔ اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو بے شک تم میں جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ یہ گمراہی ہے تم میں جو شخص یہ زمانہ پائے اسے میری اور میرے ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والے خلفاء کا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ سنت کو

دانتوں سے (مضبوط) پکڑلو۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب علم، حدیث نمبر 573، ص 240، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے یہ بات نہایت آسانی سے معلوم ہورہی ہے کہ ہر وہ عمل جو سرکار ﷺ کے ظاہری زمانہ اقدس میں نہیں تھا بلکہ بعد میں ایجاد ہوا اگر وہ شریعت اور سنت رسول ﷺ کے مخالف نہ ہو تو ایسے کام کو اپنانا اور ایجاد کرنا دونوں باعث اجر ہیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہلبیت اطہار نے حضور ﷺ کے ظاہری زمانے میں اور بعد میں اپنے دل سے بہت سی ایسی اچھی بدعتیں یا نئے کام ایجاد کیے جن کا حکم نہ قرآن مجید میں آیا نہ حضور ﷺ نے خود کیے اور نہ کرنے کا حکم دیا۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ایجاد کردہ کام بدعت حسنہ ہیں یا سنت؟ کچھ علماء کا خیال ہے کہ سنت ہیں اور صحابہ کرام کے طریقوں پر چلنے کی ہدایت حضور ﷺ کے فرمان میں موجود ہے۔ صحابہ کرام کے ایجاد کردہ کام "بدعت حسنہ" ہیں۔ حدیث شریف میں خلفائے راشدین کی سنت کا مطلب ان کا طریقہ ہے اور یہ طریقہ ان معنوں میں "سنت" نہیں جس طرح کہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ اچھے کام میلاد منانا، بزرگوں کے ایصال ثواب اور عرس کی تقاریب ایام بزرگان دین منانا، مقدس راتوں میں خصوصی عبادات کا اہتمام، اذان سے پہلے اور نماز جمعہ کے بعد صلوٰۃ وسلام، سوئم اور چہلم و برسی کا انعقاد کرنا نہ شریعت

سے ٹکراتے ہیں نہ ان کاموں سے شریعت سے منع کیا گیا لہذا ثواب کی نیت سے ان کاموں کا کرنا بدعت حسنہ ہے۔

حدیث شریف:335

حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِیْدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُوْسَی بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ یَزِیْدَ وَاَبِی الضُّحٰی عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِیِّ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْهِمُ الصُّوْفُ فَرَاٰی سُوْءَ حَالِهِمْ قَدْ اَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَی الصَّدَقَةِ فَاَبْطَؤُا عَنْهُ حَتّٰی رُئِیَ ذٰلِكَ فِیْ وَجْهِهٖ قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ بِصُرَّةٍ مِّنْ وَّرِقٍ ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوْا حَتّٰی عُرِفَ السُّرُوْرُ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَیِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَیْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا

وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب العلم، حدیث نمبر 6800، ص1165، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ چند دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے جب ان کا برا حال دیکھا اور ان کی ضرورت کو محسوس کیا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ دینے کی تلقین کی۔ لوگوں سے (اس پر عمل کرنے میں) کچھ تاخیر ہوئی تو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک میں ناگواری کے اثرات ظاہر ہوئے پھر ایک انصاری چاندی (کے درہم) کی تھیلی لے کر آیا۔ پھر دوسرا آیا' پھر یکے بعد دیگرے لوگ آنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں کسی اچھے کام کا آغاز کرے اور اس کے بعد بھی اس پر عمل کیا جائے تو اس شخص (کے نامہ اعمال میں) اس پر عمل کرنے والوں کے اجر کی مانند اجر رکھا جائے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی برے کام کا آغاز کرے اور اس کے بعد بھی اس پر عمل کیا جائے تو جو شخص بھی اس پر عمل کرے گا اس کے گناہ کی مانند اس (برے کام کو ایجاد کرنے والے) شخص کے نامہ اعمال میں گناہ لکھا جائے گا اور ان دوسرے لوگوں کے گناہ میں کمی نہیں ہوگی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم' کتاب العلم، حدیث نمبر 6674، ص500، مطبوعہ شبیر برادرز

لاہور پاکستان)

حدیث شریف:336

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ
نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ
اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ
مَقْتَلَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهٗ فَقَالَ
اِنَّ عُمَرَ قَدْ اَتَانِيْ فَقَالَ اِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ بِقُرَّاءِ
الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَاِنِّيْ لَاَخْشٰى اَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلُ
بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْاٰنٌ كَثِيْرٌ وَّاِنِّيْ
اَرٰى اَنْ تَاْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ اَفْعَلُ
هَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
عُمَرُ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى
شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ عُمَرَ وَرَاَيْتُ فِيْهِ
الَّذِيْ رَاٰى قَالَ زَيْدٌ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّكَ شَابٌّ عَاقِلٌ
لَانَتَّهِمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَبَّعِ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ
جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَاكَانَ اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ

كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ هُوَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِيْ فِيْ
ذٰلِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ حَتّٰى شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ
لَهٗ صَدْرَهُمَا صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْاٰنَ
اَجْمَعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ
وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ اٰخِرَ سُوْرَةِ بَرَآءَةٍ مَعَ خُزَيْمَةَ
بْنِ ثَابِتٍ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ
مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ
تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

(ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر3103، ص700، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ اہل یمامہ کے قتل کے بعد مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بلا بھیجا (میں حاضر ہوا تو) دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قراء شہید ہو چکے ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ اگر اسی طرح ہر جگہ قراء شہید ہوتے گئے تو بہت سا قرآن چلا جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ آپ جمع قرآن کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمر رضی

اللہ عنہ سے کہا کہ وہ کام کیسے کروں جسے رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم! یہ اچھا کام ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بار بار مجھ سے اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے لئے میرا سینہ بھی کھول دیا جس کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھولا تھا اور اس بارے میری بھی وہی رائے ہوگئی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اے زید!) تم عقلمند نوجوان ہو۔ میں تمہیں کوئی الزام نہیں دیتا۔ تم نبی کریم ﷺ کی وحی لکھا کرتے تھے۔ پس اب تم قرآن کی متفرق آیات اور سورتوں کو تلاش کرو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کے نقل کرنے کی تکلیف دیتے تو وہ مجھ پر اس کام سے زیادہ بھاری نہ ہوتا (اس لئے) میں عرض کیا۔ آپ کیسے وہ کام کرتے ہیں جسے رسول اکرم ﷺ نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قسم بخدا! یہ اچھا کام ہے۔ پس حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما مسلسل مجھ سے اصرار کرتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا سینہ کھول دیا جس کے لئے ان دونوں کا شرح صدر فرمایا تھا۔ پس میں نے چمڑے کے مختلف ٹکڑوں، کھجوروں کے پتوں، پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے قرآن تلاش کیا اور سورہ برأت (یعنی سورۃ التوبہ) کا آخری حصہ میں نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پایا۔ وہ یہ ہے۔ **لقد جاکم رسول من انفسکم**......الخ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب تفسیر القرآن، حدیث نمبر 1028، ص 427، مطبوعہ فرید بک

اسٹال لاہور پاکستان)

ف: معلوم ہوا کہ اچھا کام اگرچہ عہد نبوت میں نہ ہوا ہو اس کا کرنا مستحسن بلکہ بعض اوقات واجب تک ہوتا ہے۔ وہی بات بدعت مذمومہ ہوگی جو شریعت سے متصادم ہے لہٰذا ہر نئی بات کو بدعت مذمومہ کہنا اور اس کا رد کرنا صریحاً جہالت پر مبنی ہے۔

اہل اللہ پر شیطان کا بس نہیں چلتا

حدیث شریف:337

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَسَمِعْنَاہُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَّبَسَطَ یَدَہٗ کَاَنَّہٗ یَتَنَاوَلُ شَیْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوۃٍ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْئًا لَمْ نَسْمَعْکَ تَقُوْلُہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ وَرَاَیْنَاکَ بَسَطْتَّ یَدَکَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسُ جَآءَ بِشِہَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِیَجْعَلَہٗ فِیْ وَجْہِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ فَلَمْ یَسْتَاخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَہٗ وَاللّٰہِ لَوْلَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا سُلَیْمَانَ لَا

صَبحَ مُوثَقًا بِهَا يَلعَبُ بِهِ وِلدَانُ اَهلِ المَدِينَةِ۔

(سنن نسائی، عربی، کتاب الصلوۃ، باب لعن ابلیس فی الصلوۃ، حدیث نمبر 1216، ص 169، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدنا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ ہم نے حضور پر نور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر تین دفعہ فرمایا۔ میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں اور اپنا ہاتھ مبارک پھیلایا جیسے کسی چیز کو پکڑتے ہیں۔ جب آپ ﷺ نماز ختم کر چکے تو ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کی نماز میں ایسے عمل فرماتے سنا جو آپ ﷺ پہلے کبھی نہیں کرتے تھے اور ہم نے آپ ﷺ کو ہاتھ پھیلاتے دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا مردود اور دشمن ابلیس میرے منہ کے پاس آگ کا ایک شعلہ لایا۔ میں نے تین بار کہا میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ بعد ازاں میں نے تین بار کہا میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت بھیجتا ہوں۔ (جب وہ پیچھے نہ ہٹا) تو میں نے اسے پکڑنا چاہا۔ (اگر اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو میں اسے باندھ دیتا پھر صبح ہوتی اور مدینہ منورہ کے لڑکے اس سے کھیلتے)

(سنن نسائی، عربی اردو، جلد اول، باب لعن ابلیس فی الصلوۃ، حدیث نمبر 1218، ص 372، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 338

حَدَّثَنِي هَارُونُ بنُ سَعِيدٍ الاَيلِيُّ حَدَّثَنَا ابنُ وَهبٍ اَخبَرَنِي اَبُو صَخرٍ عَنِ ابنِ قُسَيطٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُروَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِن عِندِهَا لَيلًا قَالَت فَغِرتُ عَلَيهِ فَجَاءَ فَرَاٰى مَا اَصنَعُ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَائِشَةُ اَغِرتِ فَقُلتُ وَمَا لِي لَا يَغَارُ مِثلِي عَلَى مِثلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَقَد جَاءَكِ شَيطَانُكِ قَالَت يَا رَسُولَ اللهِ اَوَمَعِيَ شَيطَانٌ قَالَ نَعَم قُلتُ وَمَعَ كُلِّ اِنسَانٍ قَالَ نَعَم قُلتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَم وَلٰكِن رَبِّي اَعَانَنِي عَلَيهِ حَتّٰى اَسلَمَ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب التوبہ، حدیث نمبر 7110، ص 1225، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں سے نکلے، مجھے بہت محسوس ہوا جب آپ واپس تشریف لائے اور میرا طرز عمل دیکھا تو دریافت کیا۔ اے عائشہ! کیا ہوا؟ کیا تم نے کچھ محسوس کیا ہے؟ میں نے عرض کی، میں محسوس کیوں نہ کروں جبکہ میری جیسی عورت ہو

اور آپ ﷺ جیسا مرد ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا شیطان تمہارے پاس آیا تھا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ کیا میرے ساتھ شیطان بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کی' کیا ہر انسان کے ساتھ ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! لیکن میرے پروردگار جل جلالہٗ نے اس کے خلاف میری مدد کی اور اس نے اسلام قبول کرلیا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم' کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار' حدیث نمبر 6981' ص 612' مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

عقیدہ: نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملائکہ کا خاصہ ہے کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں۔ اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہی و بددینی ہے۔ عصمت انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ ان کے لئے حفظ الٰہی کا وعدہ ہولیا جس کے سبب ان سے صدور گناہ شرعاً محال ہے۔ بخلاف ائمہ و اکابر اولیاء کہ اللہ عزوجل انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ ان سے گناہ ہوتا نہیں اگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔

عقیدہ: انبیاء علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کے لئے باعث نفرت ہو جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہم صفات ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروت کے خلاف ہیں' قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبائر سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ تعمد صغائر سے بھی قبل نبوت

اور بعد نبوت معصوم ہیں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر بندوں کے لئے جتنے احکام نازل فرمائے' انہوں نے وہ سب پہنچا دیئے جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا کافر ہے۔

عقیدہ: احکام تبلیغیہ میں انبیاء سے سہو و نسیان محال ہے (بہار شریعت حصہ اول)

مسئلہ ضروریہ: انبیائے کرام علیہم السلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر قرآن و روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے اوروں کو ان سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال' مولیٰ عزوجل ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے۔ وہ اس کے پیارے بندے ہیں' اپنے رب جل جلالہٗ کے لئے جس قدر چاہیں' تواضع فرمائیں دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کرے گا تو مردود بارگاہ ہوگا۔ پھر ان کے یہ افعال جن کو ذلت و لغزش سے تعبیر کیا جائے' ہزارہا حکم و مصالح پر مبنی ہزارہا فوائد و برکات کے مسمر ہوتے ہیں۔ ایک لغزش انبیاء آدم علیہ السلام کو دیکھئے اگر وہ نہ ہوتی تو جنت سے نہ اترتے' دنیا آباد نہ ہوتی' نہ کتابیں آتیں' نہ رسول آتے' نہ جہاد ہوتے' لاکھوں کروڑوں مسوبات کے دروازے بند رہتے۔ ان سب کا فتح باب ایک لغزش آدم علیہ السلام کا نتیجہ مبارکہ و ثمرہ طیبہ ہے۔ بالجملہ انبیاء علیہم السلام کی لغزش من و تو کس شمار میں ہیں' صدیقین کی

حسنات سے افضل واعلیٰ ہے (بہار شریعت حصہ اول)

حدیث شریف:339

حَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ سُلَيْمًا مَوْلٰی اَبِی هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطٰنُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ اِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 6135، ص 1040 مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں ہر بچے کو جب اس کی ماں جنم دیتی ہے تو شیطان اسے چھوتا ہے۔ البتہ مریم اور ان کے صاحبزادے (کو وہ نہیں چھو سکا)

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب الفضائل، حدیث نمبر 6012، ص 278، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں تک شیطان کی پہنچ نہیں اور شیطان خود ان اہل اللہ سے اور ان

کے نام بلکہ وہ جس گلی سے گزرے وہاں سے گزرنے سے ڈرتا ہے۔

لہٰذا انبیاء کرام علیہم السلام کو گناہ گار ٹھہرانا سخت قسم کی گمراہی ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام معصوم ہیں جبکہ اہل اللہ کو رب کریم اپنے فضل سے گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

اولیاء اللہ کائنات کی جان ہیں

حدیث شریف:340

حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِیْ وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَّنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی يَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ۔

(بخاری، عربی، کتاب العلم، حدیث نمبر 71، ص 17، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حمید بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت معاویہ (بن ابو سفیان) رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں میں

نے نبی اکرم ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ میں تو فقط تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ دینے والا ہے اور یہ اُمت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہے گی اور کوئی بھی مخالف ان کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آ جائے (اور امر سے مراد وہ ہوا ہے جو قیامت سے پہلے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کی روح کو قبض کرے گی) تو اس کے بعد قیامت برپا ہوگی۔

(بخاری، عربی اردو، جلد اول، کتاب العلم حدیث 71، ص 107، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 341

حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الایمان، حدیث نمبر 375، ص 75، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی، جب تک زمین میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاتا رہے گا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول کتاب الایمان، حدیث نمبر 283، ص 156، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 342

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی اَحَدٍ یَقُوْلُ اللّٰهُ اللّٰهُ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الایمان، حدیث نمبر 376، ص 75، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس وقت تک اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا ایک بھی شخص باقی ہے، اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الایمان، حدیث نمبر 284، ص 156، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ جب تک اس زمین پر ایک بھی اللہ اللہ کرنے والا زندہ ہے، اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔ مطلب یہ کہ اہل اللہ اس کائنات کی جان ہیں، انہی خاصان خدا کے صدقے کائنات کا وجود ہے۔

گستاخ کو امام مت بناؤ۔

حدیث شریف:343

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِیِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَيْوَانَ عَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ اَحْمَدُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَةِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّیْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّصَلِّیَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ انك اذيت اللّٰه وَ رَسُوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوۃ، باب فی کراهیة البزاق فی المسجد، حدیث نمبر 481، ص 80، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... صالح بن خیوان نے حضرت ابوسہلۃ السائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ امام احمد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب

سے تھے کہ ایک آدمی نے کچھ لوگوں کی امامت کی تو قبلہ کی جانب تھوک دیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔ چنانچہ جب وہ فارغ ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھایا کرے۔ اس کے بعد اس نے ان لوگوں کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے منع کر دیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی بتایا۔ چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں اور میرے خیال میں آپ نے فرمایا بے شک تم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوۃ، حدیث نمبر 479، ص 221، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آئیں۔

۱۔ گستاخ و بے ادب آدمی کو امام نہ بنایا جائے۔

۲۔ گستاخ و بے ادب چاہے باشرع اور کلمہ گو کیوں نہ ہو وہ اگر امامت کرائے پھر بھی اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

۳۔ جس امام نے فقط کعبہ کو نہیں، کعبہ کی جانب تھوک دیا اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا تو جو امام، کعبہ کے کعبہ حضور ﷺ کی شان و عظمت میں زبان درازی کرے اس کے پیچھے کیسے نماز جائز ہوسکتی ہے؟

۴۔ کعبہ کی جانب منہ کر کے تھوکنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے مترادف ہے تو ذات پاک مصطفیٰ ﷺ کے علم غیب حیات،

نورانیت' اختیارات' اور ان سے نسبت رکھنے والی کسی چیز کی توہین کا مرتکب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک کس قدر ناپسند ہوگا؟

بیعت کا بیان

حدیث شریف:344

حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَيُلَقِّنُنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

(ابوداود، عربی، کتاب الخراج، باب ماجاء فی البیعۃ، حدیث نمبر 2940، ص 428، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم نبی کریم ﷺ سے بیعت کیا کرتے تھے۔ سننے اور حکم ماننے پر اور آپ ﷺ ہمیں تلقین فرماتے کہ جہاں تک کہ تم میں طاقت ہو۔

(ابوداود، عربی اردو، جلد دوم' کتاب الخراج' حدیث نمبر 1166، ص 443، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اس سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں کے ہاتھ پر بیعت کرنا سنت ہے جو

رسول اللہ ﷺ کی نیابت کے شرف سے مشرف ہوں۔ ایسے حضرات کی باتیں غور سے سننا اور حسبِ استطاعت ان پر عمل کرنا ذریعہ نجات ہے' ایسے حضرات کا وجود اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر احسان ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں سے وابستہ رہنا سعادت مندی اور نجات اخروی کی ضمانت ہے کیونکہ اللہ والے خود صراط مستقیم پر چلتے اور دوسروں کو اسی راہ ہدایت پر چلانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حدیث شریف:345

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ نَا وَهْبٌ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَآءَ قَالَتْ مَامَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ امْرَأَةً قَطُّ اِلَّا اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِيْ فَقَدْ بَايَعْتُكِ۔

(ابوداود، عربی، کتاب الخراج، باب ماجاء فی البیعۃ، حدیث نمبر 2941، ص 428، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......عروہ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے عورتوں کو بیعت کرنے کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہرگز کسی عورت کو کبھی ہاتھ نہیں لگایا بلکہ اس سے زبانی عہد لیتے اور جب وہ عہد

کرلیتی تو فرماتے کہ جاؤ میں نے تمہیں بیعت کرلیا ہے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد دوم' کتاب الخراج' حدیث نمبر 1167، ص 443، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث سے سبق ملتا ہے کہ کوئی خواہ کتنا ہی بڑا بزرگ کیوں نہ ہو وہ بھی اجنبی اور نامحرم عورتوں کو دیکھنے اور چھونے سے اجتناب کرے۔ مقام غور ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے بڑا بزرگ بھلا اس ساری کائنات میں کون ہے؟ جب وہ اجنبی عورتوں کو ہاتھ نہیں لگایا کرتے تھے تو دوسرا کون مجاز ہو سکتا ہے۔ پیری مریدی کا کاروبار کرنے والے بعض حضرات اپنی مریدنیوں کو دیکھتے ان سے ہاتھ پیر دبواتے اور خود ان کے جسم کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ وہ ہرگز پیر اور رہنما نہیں بلکہ گمراہ اور کاروباری رہزن ہیں جو جاہلوں کو اپنے جال میں پھنسا کر ان کے دین و ایمان' مال و دولت اور عزت و آبرو کو لوٹتے رہتے ہیں۔ سمجھ دار آدمی ایسے پیروں کے سائے سے بھی بھاگیں اور بے خبر لوگوں کو ان کے شر سے بچانے کی مدبرانہ کوشش کریں کیونکہ ایسا کرنا ان کی خیر خواہی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

زم زم شریف کے برکات

حدیث شریف:346

حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا خَلَّادُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ نَا

زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَّآءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهٗ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الحج، حدیث نمبر 963، ص 235، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زمزم کا پانی اٹھا کر لے جاتیں اور فرماتیں رسول اللہ ﷺ بھی اسے لے جاتے تھے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول ابواب الحج' حدیث 951، ص 500' مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: جو پانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مبارک ایڑھیوں سے نکلا وہ اتنا متبرک ہے کہ اسے بھر کر لے جانے کا حکم ہے تو جس پانی میں لعاب دہن مصطفیٰ ﷺ شامل ہو جائے وہ پانی کس قدر متبرک ہوگا۔

حدیث شریف:347

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عُثْمَانَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَالِسًا فَجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ جِئْتَ قَالَ مِنْ زَمْزَمَ قَالَ فَشَرِبْتَ مِنْهَا

كَمَا يَنْبَغِي قَالَ وَكَيْفَ قَالَ إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَّتَضَلَّعْ مِنْهَا فَإِذَا فَرَغْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ آيَةَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ إِنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب المناسک، حدیث نمبر 3061، ص 443، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......علی بن محمد، عبید اللہ بن موسیٰ، عثمان بن الاسود، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ان کے پاس ایک شخص آیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا۔ تم کہاں سے آئے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ زمزم سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا زمزم جسے پینا چاہئے تھا تم نے ویسے پیا ہے یا نہیں؟۔ اس نے دریافت کیا کس طرح پینا چاہئے تھا۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب تم اسے پیو تو قبلہ کی جانب منہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے لو تین بار سانس لے لو اور خوب پیٹ بھر کر پیو۔ جب پی چکو تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہمارے اور منافقین کے مابین فرق یہ ہے کہ وہ زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، باب الشرب من زمزم، حدیث 845، ص 242، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حی علی الفلاح پر کھڑے ہونے کا حکم

حدیث شریف: 348

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِي خَرَجْتُ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَحَدِيْثُ أَنَسٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ أَبِي قَتَادَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ قَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا كَانَ الْإِمَامُ فِي الْمَسْجِدِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَإِنَّمَا يَقُوْمُوْنَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنُ الْمُبَارَكِ۔

(ترمذی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 592، ص 154، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے

روایت کرتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جب اقامت ہوجائے تو جب تک مجھے نکلتا ہوا نہ دیکھو مت کھڑے ہو۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس غیر محفوظ ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں۔ حدیث ابی قتادہ حسن صحیح ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے کھڑے ہوکر امام کے انتظار کو مکروہ کہا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ جب امام مسجد میں ہی ہو اور تکبیر کہی جائے تو لوگ قد قامت الصلوۃ پر کھڑے ہوں۔ یہ حضرت ابن مبارک رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، حدیث نمبر 874، ص 341، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اقامت ہورہی ہو تو کب کھڑے ہوں؟

ا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس وقت کھڑے ہوتے جب مؤذن قد قامت الصلوۃ کہتا۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے (نووی شرح مسلم شریف علی حدیث ابی قتادہ)

۲۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت امام محمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لوگ صف میں اس وقت کھڑے ہوں جب (مکبّر) حی علی الصلوۃ کہے اور جب قد قامت الصلوۃ کہتا (عینی شرح بخاری جلد دوم، علی الحدیث ابی قتادہ)

۳۔ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی اور اہل کوفہ کا اس پر عمل رہا کہ (مکبر) جب حی علی الصلوۃ کہتا وہ کھڑے ہوتے اور جب قد قامت الصلوۃ کہتا (نووی شرح مسلم جلد اول، علی الحدیث ابی قتادہ)

معلوم ہوا کہ جب مؤذن حی علی الصلوۃ پر پہنچے تو مقتدی کھڑا ہونا شروع ہوجائے تا کہ قد قامت الصلوۃ تک مکمل کھڑا ہوجائے اس طرح دونوں اقوال پر عمل ہوجائے گا۔

مسئلہ: جب اقامت ہورہی ہو اور آدمی اگر مسجد میں داخل ہو تو اسے کھڑا ہوکر انتظار کرنا مکروہ ہے یعنی بیٹھ جائے (از کتاب: عالمگیری)

نور مصطفیٰ ﷺ

حدیث شریف: 349

وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِىْ رِشْدِيْنَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِىْ مَيْمُوْنَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلَ الْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا فَتَوَضَّاَ وُضُوْئًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهٗ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً اُخْرٰى فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْئًا هُوَ الْوُضُوْءُ وَقَالَ اَعْظِمْ لِىْ نُوْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ وَاجْعَلْنِىْ نُوْرًا۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الصلوٰۃ المسافرین وقصرھا، حدیث نمبر 1796، ص 311، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ ایک رات میں اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ٹھہر گیا (امام مسلم فرماتے ہیں) اس کے بعد پورا قصہ ہے۔ تاہم اس میں چہرے اور بازو دھونے کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ مشکیزے کے پاس تشریف لائے۔ اس کا منہ کھولا اور درمیانے درجے کا وضو کیا پھر آپ ﷺ بستر پر آ کر سو گئے۔ پھر دوبارہ بیدار ہوئے، مشکیزے کے پاس آئے اور مکمل وضو کیا (مسلم فرماتے ہیں اس روایت میں دعا کے الفاظ میں) ”مجھے نور بنادے“ کی بجائے ”میرے نور میں اضافہ کردے“ کے الفاظ ہیں۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرہا، حدیث نمبر 1693، ص 596، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

ف: حضور ﷺ کا دعا فرمانا کہ میرے مولیٰ جل جلالہ میرے نور میں اضافہ کردے، اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ میرے آقا ﷺ نور تو تھے ہی تبھی تو اپنے نور میں اضافہ کی دعا کی۔

عقیدہ: سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور ﷺ کو ملا۔ روز میثاق تمام انبیاء علیہم السلام سے حضور ﷺ پر ایمان لانے اور حضور ﷺ کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا۔ حضور ﷺ نبی الانبیاء ہیں اور تمام

انبیاء حضور ﷺ کے اُمتی سب نے اپنے اپنے عہد کریم میں حضور ﷺ کی نیابت میں کام کیا۔ اللہ عزوجل نے حضور ﷺ کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور ﷺ کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا۔ (بہار شریعت، حصہ اوّل)

اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے

حدیث شریف: 350

حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ بَیَانٍ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ یَعْنِیْ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اَدْبَرَ الشَّیْطٰنُ وَلَهٗ حُصَاصٌ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 857، ص 164، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب موذن اذان دیتا ہے، تو شیطان گوز مارتا ہوا دور بھاگ جاتا ہے۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 761، ص 323، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اذان کی آواز سے شیطان بھاگتا ہے' اسی لئے اہل ایمان میت کو دفنانے کے بعد قبر پر اذان دیتے ہیں تاکہ شیطان اذان کی آواز سن کر میت سے کوسوں دور چلا جائے اور مسلمان اس کے شر سے بچ جائے۔

اہل اللہ سے محبت کے ثمرات

حدیث شریف: 351

حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهٗ فِیْ قَرْيَةٍ اُخْرٰی فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب البر والصلۃ والادب، حدیث نمبر 6549، ص 1125، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے کسی دوسری بستی میں گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو متعین کیا۔ جب وہ شخص اس فرشتے کے پاس پہنچا تو فرشتے نے دریافت کیا۔ تم کہاں جا رہے ہوں؟ اس نے جواب دیا۔ میں بستی میں اپنے (دینی) بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا۔ کیا تم اس کے کسی احسان کا بدلہ چکانے کے لئے جا رہے ہو تو اس شخص نے جواب دیا: نہیں! میں اس کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہوں (اور اسی وجہ سے اسے ملنے جا رہا ہوں) وہ فرشتہ بولا: میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں (اور تمہارے لئے یہ پیغام ہے) کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ اسی طرح محبت کرتا ہے تم اس کی وجہ سے اس شخص کے ساتھ محبت کرتے ہو۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم' کتاب البر والصلۃ والادب، حدیث نمبر 6424، ص 430، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت وعقیدت رکھنا باعث سعادت ہے اور ایسے لوگوں کے لئے خوشخبری ہے کہ رب تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے۔

وجود مصطفیٰ ﷺ عذاب میں رکاوٹ ہے

حدیث شریف: 352

حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ الزِّيَادِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ (وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، حدیث نمبر 7064، ص 1218، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ابوجہل نے یہ دعا کی اے اللہ! اگر یہ (قرآن) واقعی تیری طرف سے (نازل ہوا) ہے۔ تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش کردے یا ہم پر دردناک عذاب لے آ! تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

"اللہ تعالیٰ ان پر اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرے گا جب تک تم ان کے درمیان موجود ہو اور نہ ہی اس وقت تک انہیں عذاب دے گا جب تک وہ مغفرت طلب کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ انہیں کیوں عذاب نہ دے قبلہ وہ لوگ (اہل ایمان کو) مسجد حرام آنے سے روکتے ہیں۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم کتاب صفة القیامة والجنة والنار حدیث نمبر 6935، ص

598، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: اُمّت مصطفیٰ ﷺ پر اجتماعی عذاب کا نہ آنا رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا صدقہ ہے۔ آج بھی اجتماعی عذاب کا نہ آنا یہ ثابت کرتا ہے کہ حضور ﷺ ہم میں موجود ہیں۔ بے شک وجود مصطفیٰ ﷺ عذاب میں رکاوٹ ہے۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا ﷺ
کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

جنت اعمال سے نہیں رحمت سے ملے گی

حدیث شریف: 353

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يُّدْخِلُهٗ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَقِيْلَ وَلَا اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيْ رَبِّيْ بِرَحْمَةٍ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب صفة القیامة والجنة والنار، حدیث نمبر 7113، ص 1226، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کسی بھی شخص کو اس کا عمل جنت میں نہیں لے جائے گا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بھی نہیں۔ البتہ میرا پروردگار جل جلالہٗ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے گا۔

(مسلم شریف، جلد سوم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، حدیث نمبر 6984، ص 613، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 354

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهٗ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّرَحْمَةٍ وَّقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَاَشَارَ عَلٰى رَاْسِهٖ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ مِّنْهُ وَّرَحْمَةٍ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، حدیث نمبر 7114، ص 1226، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی ایک کو بھی اس کا عمل نجات نہیں دے گا' لوگوں نے

عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا' مجھے بھی نہیں' البتہ میرا پروردگار جل جلالہٗ مجھے اپنی بخشش اور رحمت میں ڈھانپ لے گا (اور ایک روایت میں یوں ہے راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے سر کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) مگر میرا پروردگار جل جلالہٗ مجھے اپنی بخشش میں ڈھانپ لے گا۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، حدیث نمبر 6985، ص 613، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ کسی بھی شخص کو اس کے اعمال نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج اور تبلیغیں جنت میں نہیں لے جائیں گی بلکہ رب تعالیٰ کی رحمت سے مومن جنت میں جائے گا۔

اذان سے پہلے درود وسلام پڑھنے کا بیان

حدیث شریف: 355

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوْبَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِیْ النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِیْ مِنْ اَطْوَلِ بَيْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَكَانَ

بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَأْتِي بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى
الْبَيْتِ يَنْظُرُ إِلَى الْفَجْرِ فَإِذَا رَآهُ تَمَطَّى ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَحْمَدُكَ وَأَسْتَعِينُكَ عَلَى قُرَيْشٍ أَنْ يُقِيمُوا دِينَكَ
قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ قَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُهُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً
وَاحِدَةً هَذِهِ الْكَلِمَاتِ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان فوق المنارۃ، حدیث نمبر 519، ص 87، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... محمد بن جعفر بن زبیر رضی اللہ عنہ نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ بنی نجار کی ایک صحابیہ نے فرمایا کہ مسجد نبوی کے گرد جتنے گھر تھے۔ میرا گھر ان میں سب سے بلند تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کی اذان اسی پر کہتے تھے۔ وہ پچھلی رات آ کر مکان کی چھت پر بیٹھ جاتے اور فجر طلوع ہونے کا انتظار کرتے رہتے جب اسے دیکھتے تو انگڑائی لیتے اور کہتے۔ اے اللہ تعالیٰ! میں تیری حمد و ثنا بیان کرتا ہوں اور قریش کے مقابلے میں تیری مدد چاہتا ہوں کہ وہ تیرے دین کو قائم کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ پھر اذان کہتے ان کا بیان ہے کہ خدا تعالیٰ کی قسم! میرے علم میں ایسی ایک رات بھی نہیں کہ جب انہوں نے یہ الفاظ نہ کہے ہوں۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد اول، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 516، ص 236، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اگر اذان سے پہلے کچھ پڑھنا یا درود و سلام پڑھنے سے اذان میں

اضافہ ہو جاتا ہے اور اذان دعوت ناقص واقع ہوتی ہے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا کہا جائے گا؟

انصاری عورت کہتی ہے کہ میرے علم کے مطابق انہوں نے کبھی اذان سے پہلے ان کلمات کو نہیں چھوڑا۔ کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کو اللّٰھم سے شروع سمجھا جائے گا؟

رفتہ رفتہ اذان سے پہلے دعا کا سلسلہ چلتا رہا۔ بالآخر سلطان ناصر صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ نے ۷۸۱ھ میں اذان سے قبل درود و سلام کی ابتداء کروائی۔

حضرت امام سخاوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب القول البدیع ص ۱۹۲ پر فرماتے ہیں کہ حضرت صلاح الدین ایوبی علیہ الرحمہ کے دور میں اذان سے پہلے "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" پڑھتے تھے۔

اس اُمت کے چار بڑے محدثین نے اذان سے قبل درود و سلام کو جائز لکھا ہے۔

۱: امام شعرانی علیہ الرحمٰن نے اپنی تصنیف کشف الغمہ میں جائز لکھا۔

۲: امام حجر شافعی علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ کی کتاب فتاویٰ کبریٰ میں جائز لکھا۔

۳: امام ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقات میں جائز لکھا۔

۴: امام شامی علیہ الرحمہ نے فتاویٰ شامی میں اذان سے پہلے اور اذان کے بعد درود وسلام پڑھنے کو جائز لکھا ہے۔

اذان کے بعد درود وسلام پڑھنے کا بیان

حدیث شریف:356

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ نَا حَيْوَةُ اَخْبَرَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّه، سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّه، سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّه، مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَاتَنْبَغِيْ اِلَّالِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِاللّٰهِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَالَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ هٰذَاحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَالَ مُحَمَّدٌ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ هٰذَا قُرَشِيٌّ وَهُوَ مِصْرِيٌّ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ شَامِيٌّ۔

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3614، ص 824، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب موذن سے اذان سنو تو وہی کلمات تم بھی کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو۔ اس لئے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ پھر میرے لئے وسیلہ مانگو بے شک وہ جنت کا ایک درجہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندہ کے لئے ہے اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اور جو آدمی میرے لئے وسیلہ مانگے اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ یہ عبدالرحمٰن بن جبیر قرشی مصری ہیں اور عبدالرحمٰن بن جبیر نفیر شامی ہیں۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1549، ص 669، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث شریف سے اذان کے بعد درود وسلام پڑھنا ثابت ہوا۔

شہادتِ رسول ﷺ

حدیث شریف:357

وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

فِی مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ یَا عَائِشَةَ مَا اَزَالُ اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِیْ اَکَلْتُ بِخَیْبَرَ فَهٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ انْقِطَاعَ اَبْهَرِیْ مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ۔

(بخاری شریف، عربی، کتاب المغازی، حدیث نمبر 4428، ص 753، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ: عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جس مرض میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔ اس مرض میں فرماتے تھے۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا وہ زہر آلود کھانا جو میں نے خیبر میں کھایا تھا۔ اس کا درد میں ہمیشہ محسوس کرتا رہا ہوں۔ اس وقت میں اس زہر کے سبب اپنی رگ جان کو کٹتے ہوئے محسوس کرتا ہوں۔

(بخاری، عربی اردو، جلد دوم، کتاب المغازی، حدیث 1564، ص 744 مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: رسول اکرم نور مجسم ﷺ کا وصال اس زہر کے سبب ہوا جو خیبر کے موقع پر یہودیہ عورت نے دیا تھا، محدثین فرماتے ہیں کہ منصب شہادت نے حضور ﷺ کے قدموں کو چوما۔ لہٰذا حضور ﷺ بھی شہید ہیں۔

قرآن مجید بہترین دوا ہے

حدیث شریف: 358

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْکِنْدِیُّ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ ثَابِتٍ ثَنَا سُعَادُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْاٰنُ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الطب، حدیث نمبر 3501، ص 504، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... محمد بن عبید بن عتبہ، علی بن ثابت، سعاد بن سلیمان، ابو اسحاق، حارث، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سب سے بہتر دوا قرآن ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، باب الاستشفاء بالقرآن، حدیث نمبر 1293، ص 387 مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

ف: قرآن مجید بہترین دوا ہے اس کی آیات کو پڑھ کر مریض پر دم کرنا، کاغذ پر لکھ کر مریض کو پلانا، اس کی آیات کو لکھ کر گلے میں بطور تعویذ لٹکانا اور دکانوں پر چسپاں کرنا باعث برکت وشفا ہے۔

مسجد قباء میں نماز کا ثواب

حدیث شریف:359

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ ثَنَا اَبُو الْاَبْرَدِ مَوْلٰی بَنِیْ خَطْمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرِ الْاَنْصَارِیَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر 1411، ص 202، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب

ترجمہ:......ابن ابی شیبہ، ابو اسامہ، عبدالحمید بن جعفر ابو الابرد مولی بن خطمہ، اسید بن ظہیر الانصاری، رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مسجد قباء میں نماز پڑھنا عمرہ کے برابر ہے۔

(ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب ماجاء فی الصلاۃ فی مسجد قباء، حدیث نمبر 1471، ص 406، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مسجد قباء میں ایک نماز کا پڑھنا عمرہ کے برابر اس لئے ہے کہ اس کی تعمیر کے موقع پتھر اور چونا میرے مولیٰ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے لگایا تھا۔ یہی اس کی افضلیت کی دلیل ہے۔

میت کا بوسہ لینا

حدیث شریف:360

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَّهُوَ مَيِّتٌ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی دُمُوْعِهٖ تَسِيْلُ عَلٰی خَدَّيْهِ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1456، ص 208، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب

ترجمہ:......ابن ابی شیبہ، علی بن محمد، وکیع، سفیان، عاصم بن عبید اللہ بن قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون کی وفات کے بعد ان کی پیشانی پر بوسہ دیا گویا میں آپ کے رخسار مبارک پر آنسو بہتے دیکھ رہی ہوں۔

(سنن بن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب ماجاء فی تقبیل المیت، حدیث نمبر 1517، ص 418، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف:361

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ

وَسَهْلُ بْنُ اَبِىْ سَهْلٍ قَالُوْا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوْسَى بْنَ اَبِىْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ اَنَّ اَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الجنائز، حدیث نمبر 1457، ص 208، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......احمد بن سنان، عباس بن عبدالعظیم، سہل بن ابی سہل، یحییٰ بن سعید، سفیان، موسیٰ بن ابی عائشہ، عبید اللہ بن عبداللہ، ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضور ﷺ کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب ماجاء فی تقبیل المیت، حدیث نمبر 1518، ص 418، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں نماز کا ثواب

حدیث شریف: 362

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ الدِّمَشْقِىُّ ثَنَا رُزَيْقٌ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاِلْهَانِىُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ

فِىْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِىْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهٗ فِى الْمَسْجِدِ الَّذِىْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِىْ مَسْجِدِىْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 1413، ص 202، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ہشام بن عمار، ابو الخطاب الدمشقی، رزیق ابو عبداللہ الالہانی (رباعی) انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اپنے گھر میں نماز پڑھے۔ اسے ایک نماز کا جو محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھے، اسے پچیس نمازوں کا، جو جامع مسجد میں نماز پڑھے اسے پانچ سو نمازوں کا، جو مسجد اقصیٰ اور میری مسجد میں نماز پڑھے، اسے پچاس ہزار کا، اور جو مسجد حرام میں نماز پڑھے، اسے ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب ماجاء فی الصلواۃ فی المسجد الجامع، حدیث نمبر 1473، ص 406، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

موسیقی کی ممانعت

حدیث شریف:363

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِي مَالِكِ التَّمِيمِيِّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعَ صَوْتَ طَبْلٍ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ ثُمَّ تَنَحّٰى حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب النکاح، حدیث نمبر 1901، ص 273، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... محمد بن یحییٰ فریابی' ثعلبۃ بن ابی مالک التمیمی' لیث مجاہد کہتے ہیں۔ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے طبل کی آواز سنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور دوسری طرف ہو لئے۔ اسی طرح تین مرتبہ کیا پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول' باب الغناء والدف' حدیث نمبر 1970، ص 533، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:364

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغُدَانِيُّ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ

مُسْلِمٍ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ وَنَاٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَقَالَ لِي يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ مِثْلَ هٰذَا فَصَنَعَ مِثْلَ هٰذَا۔

(سنن ابوداود، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 4924، ص 694، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... سلیمان بن موسیٰ نے نافع سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے گانے کی آواز سنی تو اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیں اور راستے سے ہٹ گئے۔ اور مجھ سے فرمایا۔ اے نافع! کیا تمہیں آواز آ رہی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں۔ پس اس وقت' انہوں نے کانوں سے انگلیاں ہٹائیں اور فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے ایسی ہی آواز سنی اور اسی طرح کیا تھا۔

(ابوداود، عربی اردو جلد سوم' کتاب الادب' حدیث نمبر 1493، ص 544، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے موسیقی کی ممانعت ثابت ہو رہی ہے۔ آلات موسیقی شیطانی آلات ہیں۔ ان احادیث سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی

چاہئے جو لوگ موسیقی کو روح کی غذا کہتے پھرتے ہیں۔ موسیقی روح کی نہیں شیطان کی غذا ہے۔

ولادت رسول ﷺ کی خوشی

حدیث شریف:365

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحْ اُخْتِيْ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ فَقَالَ اَوَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاُحِبُّ مَنْ شَارَكَنِيْ فِيْ خَيْرٍ اُخْتِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِكَ لَايَحِلُّ لِيْ قُلْتُ فَاِنَّا نُحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ لَوْاَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ فِيْ حَجْرِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ اِنَّهَا لَابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِيْ وَاَبَاسَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ قَالَ عُرْوَةُ وَ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِاَبِيْ لَهَبٍ كَانَ اَبُوْ

لَهَبٍ اَعْتَقَهَا فَاَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْلَهَبٍ اُرِيَهُ بَعْضُ اَهْلِهٖ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهٗ مَاذَا لَقِيْتَ قَالَ اَبُوْلَهَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ اَنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهٖ بِعَتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ۔

بخاری، عربی، کتاب النکاح، حدیث نمبر 5101، ص 912، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......زہری (محمد بن مسلم بن شہاب) سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا مجھے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ابوسلمہ کی بیٹی زینب نے اس کو خبر دی کہ ام حبیبہ (املہ) بنت ابوسفیان نے ان کو خبر دی ام حبیبہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میری بہن (حمنہ) بنت ابی سفیان سے نکاح کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا تجھے یہ پسند ہے۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ کے لئے تنہا میں ہی نہیں ہوں اور میں پسند کرتی ہوں کہ آپ ﷺ خیر میں میری بہن کو بھی میرے ساتھ شریک فرمالیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ یہ میرے لئے حلال نہیں (کیونکہ جمع بین الاختین لازم آتا ہے) ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے عرض کیا۔ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ ﷺ ابوسلمہ کی بیٹی (درہ) سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں ام سلمہ کی بیٹی سے نکاح کروں گا۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی تو جب بھی میرے لئے حلال نہیں تھی، کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا ہے۔ مجھ پر اپنی

بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کرو۔ عروہ بن زبیر نے کہا ثویبہ ابولہب کی لونڈی ہے اور ابولہب نے اس کو آزاد کر دیا تھا اور اس نے نبی اکرم ﷺ کو دودھ پلایا اور جب ابولہب مرگیا تو وہ اپنے بعض گھر والوں (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کو برے حالات میں دکھایا گیا۔ دیکھنے والے نے ابولہب سے کہا۔ موت کے بعد تجھے کیا پیش آیا۔ ابولہب نے کہا تمہارے بعد مجھے کچھ نرمی یا راحت نہیں ملی۔ صرف ایک بات ہے میں ابہام اور سبابہ کے درمیان چھوٹے سے گڑھے میں سے (حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں) اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کرنے کے باعث پانی پلایا جاتا ہوں۔

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم' کتاب النکاح' حدیث نمبر 93، ص 71، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ابولہب کافر ہونے کے باوجود اپنے بھتیجے کی خوشی منا کر فائدہ حاصل کرسکتا ہے تو جو مسلمان اپنے رسول ﷺ کی ولادت کی خوشیاں حالت ایمان میں منائے تو وہ کس قدر فیوض و برکات کا مستحق ہوگا۔

تمام ہوگئیں میلاد انبیاء کی خوشی
ہمیشہ اب تیری باری ہے بارہویں تاریخ

حدیث شریف:366

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ لَعِبَتِ الْحَبَشَةُ لِقُدُوْمِهٖ فَرَحًا بِذٰلِكَ لَعِبُوْا بِحِرَابِهِمْ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الادب، حدیث نمبر 4923، ص 694، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو حبشی آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں اپنے نیزے لے کر کھیلے۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم' کتاب الادب' حدیث نمبر 1494، ص 544، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: جب حضور ﷺ کی مدینہ میں تشریف آوری ہوئی تو آپ ﷺ کی آمد کی خوشی منائی گئی تو جب حضور ﷺ کی اس دنیا میں آمد ہو تو خوشیاں کیوں کر نہ منائی جائیں۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے کا ثبوت

حدیث شریف:367

حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ نَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ "السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ"۔

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر3626، ص827، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ہم بعض اطراف چلے تو جو پہاڑ اور درخت آپ ﷺ کے سامنے آتا "السلام علیک یارسول اللہ" کہتا۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم' ابواب المناقب' حدیث نمبر1560، ص675، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:368

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا نَا

أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ نَا سُلَيْمَانُ ابْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ۔

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر3624، ص826، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: مکہ مکرمہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے بعثت کی راتوں میں سلام کیا کرتا تھا۔ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم' ابواب المناقب' حدیث نمبر1557، ص674، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے درج ذیل باتیں سامنے آئیں۔

1: حضور ﷺ پتھروں کی زبان بھی جانتے ہیں۔

2: پتھر بھی آپ ﷺ پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں۔

3: پتھر بھی آپ ﷺ کی نبوت کو مانتے اور جانتے ہیں۔

4: اس حدیث سے سلام کا صیغہ "الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ" کا بھی ثبوت ملا۔

اذان واقامت کے کلمات دو دو مرتبہ ہیں

حدیث شریف:369

حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰی حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَوَاهُ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ زَيْدٍ رَاٰی الْاَذَانَ فِی الْمَنَامِ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی قَالَ ثَنَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَاَی الْاَذَانَ فِی الْمَنَامِ وَهٰذَا اَصَحُّ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَيْلٰی لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ الْاَذَانُ مَثْنٰی وَالْاِقَامَةُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَبِهٖ يَقُوْلُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَاَهْلُ الْكُوْفَةِ۔

(ترمذی، عربی، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 194، ص 54، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ کی اذان اور اقامت دو دو مرتبہ تھی۔ (یعنی کلمات دو مرتبہ) امام ترمذی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث کو اعمش نے بواسطہ عمرو بن مرہ اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلےٰ روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے حالت خواب میں اذان دیکھی اور یہی حدیث اس دوسری سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔ شعبہ نے بواسطہ عمرو بن مرہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ صحابہ کرام سے روایت کی۔ یہ حدیث اس حدیث کی بنسبت صحیح ہے جس میں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بلاواسطہ عبداللہ بن زید سے روایت کی ہے کیونکہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع حاصل نہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں اذان اور اقامت دونوں کے کلمات دو دو مرتبہ ہیں۔ سفیان ثوری، ابن مبارک اور اہل کوفہ (امام اعظم ابوحنیفہ اور آپ کے متبعین رحمہم اللہ) کا یہی مسلک ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 185، ص 162، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت

حدیث شریف:370

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

اَنْبَاَ ابْنُ اَبِیْ سَبْرَۃَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ یَنْزِلُ فِیْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ لِّیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ۔

(ابن ماجہ، کتاب الصلوۃ، حدیث نمبر 1388، ص 198، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حسن بن علی الخلال، عبدالرزاق، ابن ابی سبرہ، ابراہیم بن محمد، معاویہ بن عبداللہ بن جعفر، عبداللہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو رات کو قیام کرو۔ دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں۔ کون مجھ سے رزق طلب کرتا ہے کہ میں اسے رزق دوں۔ کون مبتلائے مصیبت ہے کہ میں اسے عافیت دوں۔ اسی طرح صبح تک ارشاد ہوتا رہتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، حدیث نمبر 1446، ص 398، مطبوعہ فرید لاہور پاکستان)

حدیث شریف 371

حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اَبُوْبَكْرٍ قَالَا ثَنَا یَزِیْدُ ابْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ حَجَّاجٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَخَرَجْتُ اَطْلُبُهٗ فَاِذَا هُوَا بِالْبَقِیْعِ رَافِعٌ رَاسِهٖ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اَكُنْتِ تَخَافِیْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْكِ وَرَسُوْلُهٗ قَالَتْ قَدْ قُلْتُ وَمَا بِیْ ذٰلِكَ وَلٰكِنِّیْ ظَنَنْتُ اِنَّكَ اَتَیْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُنْزِلُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلوۃ، حدیث نمبر 1389، ص 198، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... عبدۃ بن عبداللہ الخزاعی، محمد بن عبدالملک، ابوبکر، یزید بن ہارون، حجاج، یحییٰ بن ابی کثیر، عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو نہ پایا۔ میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی۔ آپ ﷺ بقیع میں تھے۔ آپ ﷺ کا سر آسمان کی جانب اٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! کیا تو اس بات کا خوف کرتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کرے۔ میں نے عرض کیا یہ بات نہیں بلکہ مجھے خیال ہوا کہ آپ ﷺ دوسری ازواج کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ شعبان کی

پندرہویں رات کو آسمان دنیا کی جانب متوجہ ہوتا ہے اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کے گناہوں کی بخشش کرتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول' باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان' حدیث نمبر 1447، ص 398، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف: 372

حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ رَاشِدِ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ اَيْمَنَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الصلاۃ، حدیث نمبر 1390، ص 198، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... راشد بن سعید بن راشد الرملی' ولید' ابن لہیعہ' ضحاک' بن ایمن' ضحاک بن عبدالرحمٰن بن عرزب' ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب کو ظہور فرماتا ہے اور مشرک اور چغل خور کے علاوہ سب کی بخشش فرما دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد اول' باب ماجاء فی لیلۃ النصف من الشعبان، حدیث نمبر 1448،

ص 399، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آئیں:

۱: پندرہویں شب شروع ہوتے ہی رب کریم آسمان دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانانِ عالم بعد نماز مغرب اور ساری رات نوافل و ذکر و دعا کا اہتمام کرتے ہیں۔

۲: پندرہویں شب کو قبرستان جانا سنت ہے۔

۳: پندرہویں شب کو عبادت گزاروں کے لئے مغفرت کا پروانہ جاری کیا جاتا ہے۔

اہل اللہ کے قرب کی برکت

حدیث شریف: 373

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَنَا هَمَّامُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ ن الْخُدْرِيِّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ اِنَّ عَبْدًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا ثُمَّ عَرِضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ

فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّىْ قَتَلْتُ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَهَلْ لِىْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ بَعْدَ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا قَالَ فَانْتَضٰى سَيْفَهٗ فَقَتَلَهٗ فَاَكْمَلَ بِهِ الْمِائَةَ ثُمَّ عَرَضَتْ لَهُ التَّوْبَةُ فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمَ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَجُلٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّىْ قَتَلْتُ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لِىْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ فَقَالَ وَيْحَكَ وَمَنْ يَحُوْلُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ اُخْرُجْ مِنَ الْقَرْيَةِ الْخَبِيْثَةِ الَّتِىْ اَنْتَ فِيْهَا اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ قَرْيَةِ كَذَا وَكَذَا فَاعْبُدْ رَبَّكَ فِيْهَا فَخَرَجَ يُرِيْدُ الْقَرْيَةَ الصَّالِحَةَ فَعَرَضَ لَهٗ اَجَلُهٗ فِى الطَّرِيْقِ فَاخْتَصَمَتْ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ قَالَ اِبْلِيْسُ اَنَا اَوْلٰى بِهٖ اِنَّهٗ لَمْ يَعْصِنِىْ سَاعَةً قَطُّ قَالَ قَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ اِنَّهٗ خَرَجَ تَائِبًا قَالَ هَمَّامٌ فَحَدَّثَنِىْ حُمَيْدُ نِ الطَّوِيْلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ فَبَعَثَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَلِكًا فَاخْتَصَمُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ رَجَعُوْا فَقَالَ انْظُرُوْا اَىُّ الْقَرْيَتَيْنِ كَانَتْ اَقْرَبُ فَالْحِقُوْهُ بِاَهْلِهَا قَالَ قَتَادَةُ فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اِحْتَفَرَ بِنَفْسِهٖ فَقَرُبَ مِنَ الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ وَبَاعَدَ مِنْهُ الْقَرْيَةُ الْخَبِيْثَةُ فَالْحِقُوْهُ بِاَهْلِ

اَلْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الدیات، حدیث نمبر 2622، ص 377، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، ہمام بن یحییٰ، قتادہ، ابوالصدیق الناجی، ابوسعید کا بیان ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک بندے نے ننانوے (۹۹) قتل کیے۔ پھر اسے توبہ کا خیال آیا تو اس نے علماء سے اس بارے میں معلومات حاصل کرنی شروع کی۔ لوگوں نے ایک عالم کا پتہ بتایا۔ وہ اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ میں نے ننانوے (۹۹) قتل کیے ہیں۔ کیا میرے لئے توبہ کا بھی کوئی ذریعہ ہے؟۔ وہ عالم بولا۔ کیا ننانوے (۹۹) قتل کرنے کے بعد بھی کوئی توبہ کا ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اس نے تلوار نکال کر اسے بھی قتل کر دیا اور اس طرح سو (۱۰۰) قتل پورے کر دیے پھر توبہ کا خیال پیدا ہوا اور علماء کی پھر تلاش شروع کی۔ لوگوں نے ایک عالم کا پتہ بتایا۔ وہ اس کے پاس جا کر کہنے لگا کہ میں نے سو (۱۰۰) قتل کیے ہیں۔ کیا میرے لئے کوئی توبہ کا ذریعہ ہے؟۔ اس نے جواب دیا تجھ پر افسوس ہے۔ بھلا تجھے توبہ سے کون روک سکتا ہے تو اس خبیث گاؤں سے نکل کر فلاں نیک گاؤں کی جانب چلا جا اور اس میں خدا تعالیٰ کی عبادت کر۔ وہ اس گاؤں کے ارادے سے چلا۔ راہ میں اس کی موت واقع ہوگئی۔ اس کی روح لے جانے کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہونے لگا۔ ابلیس کہنے لگا۔ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں۔ اس لئے کہ اس نے میری کبھی نافرمانی نہیں کی۔ رحمت کے فرشتے بولے کہ یہ توبہ کر کے نکلا تھا۔ ہمام نے ابورافع سے روایت کی

ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جو ان میں فیصلہ کرے۔ انہوں نے اس پر فیصلہ چھوڑا اس نے کہا یہ دیکھو کہ یہ کس گاؤں کے زیادہ قریب ہے جس کے قریب ہوا اس طرف شامل کرلو۔ قتادہ حسن سے یہ روایت کرتے ہیں کہ موت کے قریب اس گاؤں کی جانب گھسٹ کر چلا تھا اس لئے نیک گاؤں اس کے قریب ہو گیا تھا اور برا گاؤں اس سے دور ہو گیا تھا۔ اس لئے اسے نیک گاؤں میں شامل کیا گیا تھا۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، باب ہل لقاتل مومن توبۃ، حدیث نمبر 396، ص 124، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: اہل اللہ کی بارگاہ میں جا کر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا باعث مغفرت ونجات ہے۔ کیونکہ اہل اللہ جس بستی میں جلوہ گر ہوں وہاں نزول رحمت ہوتا ہے۔ رب کریم اپنے برگزیدہ بندوں کے قرب کی برکت سے گناہ گاروں پر رحم فرما دیتا ہے۔

تین مساجد کے علاوہ سفر

حدیث شریف: 374

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ

مَسْجِدِيْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ۔

(ترمذی، عربی، کتاب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 326، ص 89، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابو خدری سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تین مساجد، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی (مسجد) کی طرف (کثرت ثواب کی نیت سے) قصد سفر نہ کیا جائے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول، ابواب الصلوٰۃ، حدیث نمبر 309، ص 223، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: حضرت امام ملا علی قاری رحمتہ اللہ فرماتے ہیں۔ بعض علماء کا یہ استدلال کہ مشائخ کی زیارت اور علماء وصلحاء کی قبور کی زیارت اس حدیث کی رو سے منع ہے، صحیح نہیں بلکہ میرے نزدیک قبور صلحاء وعلماء کی زیارت کا حکم دیا گیا ہے جس طرح حدیث میں آتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف کتاب الجہاد فی فضائل میں ہے۔ دریا میں فقط حاجی، نمازی یا عمرہ کرنے والا ہی سوار ہو یہاں بھی تین سفروں کے علاوہ اور طرفوں میں سفر حرام نہیں۔ اگر حدیث کا یہ مفہوم نہ لیا جائے تو دنیا میں زندگی محال ہو جائے گی

(جاء الحق حصہ اول ص ۳۳۵)

قبروں پر جا کر فاتحہ پڑھنا اور دعا کرنا بھی سنت ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ قبروں کی زیارت کرو کیونکہ قبروں کو دیکھنے سے موت یاد آتی

ہے۔ نبی اکرم ﷺ خود بھی قبرستان تشریف لے جاتے تھے اور مردوں کے لئے مغفرت کی دعا فرماتے۔ یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ اکثر جنت البقیع میں تشریف لے جا کر مردوں کے لئے مغفرت کی دعا فرماتے (دین مصطفیٰ ص ۴۸۳)

نظر لگنا حق ہے

حدیث شریف:375

حدثنا محمد بن عبدالله بن نمير ثنا معاوية بن هشام ثنا عمار بن رزيق عن عبدالله ابن عيسى عن امية بن هند عن عبدالله بن عامر ابن ربيعة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العين حق۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الطب، حدیث نمبر3506، ص505، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......محمد بن عبداللہ بن نمیر، ابو معاویہ بن ہشام، عمار بن رزیق، عبداللہ بن عیسٰی، امیہ بن ہند، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ، عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ نظر لگنا ایک حقیقت ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، باب العین، حدیث نمبر1298، ص358، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

حدیث شریف:376

حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة ثنا اسمعيل ابن علية عن الجريرى عن مضارب بن حزن عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العين حق۔

(ابن ماجہ، عربی، کتاب الطب، حدیث نمبر3507، ص505، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابن ابی شیبہ، اسماعیل بن علیہ جریری، مضارب بن حزن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ نظر لگنا ایک حقیقت ہے۔

(سنن ابن ماجہ، عربی اردو، جلد دوم، کتاب الطب، باب العین، حدیث1299، ص358، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

ف: مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ نظر بد کا لگنا ایک حقیقت ہے۔ جب نظر بد لگنا حقیقت ہے تو پھر نظر حق کا لگنا بھی حقیقت ہے۔ جب نظر بد سے کام بگڑ جاتے ہیں تو پھر نگاہ ولی سے بگڑے ہوئے کام بن جاتے ہیں۔

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

نورِ مصطفی ﷺ تخلیقِ اوّل

حدیث شریف:377

حدثنا ابو همام الوليد ابن شجاع بن الوليد البغدادى نا الوليد بن مسلم عن الاوزاعى عن يحيى بن ابى كثير عن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قالوا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم متى وجبت لك النبوة قال وادم بين الروح والجسد هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابى هريرة لا نعرفه

اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ۔

(ترمذی، عربی، ابواب المناقب، حدیث نمبر 3609، ص 823، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا۔ اس وقت جبکہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے۔ ہم اسے صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد دوم، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1543، ص 667، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

ف: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ اس وقت بھی نبی تھے جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ حضور ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی، بالکل بے بنیاد ہے۔ حضور ﷺ پیدائشی نبی تھے جبکہ اعلان نبوت چالیس سال کی عمر میں فرمایا۔ نبوت کے ملنے اور اعلان کرنے میں فرق ہے۔

اُمّت مصطفیٰ ﷺ پر وسوسے معاف ہیں

حدیث شریف: 378

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِيْ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَالَمْ تَعْمَلْ

اَوْ تَكَلَّمْ۔

(بخاری، عربی، کتاب العتق، حدیث نمبر 2528، ص 408، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے بسبب میرے میری اُمّت سے وہ امور جو ان کے دل میں وسوسے ڈالیں، جب تک اس پر وہ عمل نہ کریں یا اس کے ساتھ کلام نہ کریں، معاف کردیئے گئے ہیں۔

(بخاری، عربی اردو، جلد اول، کتاب العتق، حدیث نمبر 2354، ص 994، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: غلامان مصطفیٰ ﷺ کو حضور ﷺ کے صدقے یہ اعزاز حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف فرمادیا تاوقتیکہ وسوسوں پر عمل نہ کیا جائے۔

ماہ صفر منحوس نہیں

حدیث شریف: 379

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِيْ اِبْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ۔

(ابوداؤد، عربی، کتاب الطب، حدیث نمبر 3912، ص 555، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... علاء کے والد ماجد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' چھوت' مردے کی کھوپڑی سے الو نکلنا'

آدمی کا جانور کی شکل میں آنا اور صفر کوئی چیز نہیں۔

(ابوداؤد، عربی اردو، جلد سوم کتاب الکہانۃ والتطیر، حدیث نمبر 515، ص184، مطبوعہ فرید بک لاہور پاکستان)

حدیث شریف:380

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ۔

(بخاری، عربی، کتاب الطب، حدیث نمبر 5757، ص101، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:......ابوحصین (عثمان بن عاصم اسدی) نے ابوصالح (ذکوان الزیات) سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی: آپ ﷺ نے فرمایا عدویٰ، طیرہ، ہامہ اور صفر کوئی چیز نہیں۔

(بخاری، عربی اردو، جلد سوم کتاب الطب، حدیث نمبر 706، ص336، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: دورِ جاہلیت میں ماہ صفر کو منحوس سمجھا کرتے تھے اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ صفر کے متعلق یہ تصور کوئی چیز نہیں۔

سور کی چربی کے استعمال کی ممانعت

حدیث شریف:381

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهِ السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ أَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَأَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ۔

(ترمذی، عربی، ابواب البیوع، حدیث نمبر 1297، ص315، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں نبی اکرم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ ﷺ) نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام فرمائی۔ عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ ﷺ! مردار کی چربی کا کیا حکم ہے کیونکہ اسے کشتیوں پر ملا جاتا ہے اور چمڑوں پر بطور تیل استعمال کی جاتی ہے اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''نہیں'' یہ بھی حرام ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اسے پگھلایا پھر بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔ اس باب میں حضرت عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔ حدیث جابر

حسن صحیح اور اہل علم کے نزدیک اس پر عمل ہے۔

(ترمذی، عربی اردو، جلد اول' ابواب البیوع' حدیث نمبر 1306، ص 657، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور پاکستان)

اہل اللہ کے ایام منانا

حدیث شریف:382

حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ اَوْمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغُدَانِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْعُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَاِذَا اُنَاسٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ يُعَظِّمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ وَيَصُوْمُوْنَهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِصَوْمِهٖ فَاَمَرَ بِصَوْمِهٖ

(بخاری، عربی، کتاب مناقب الانصار، حدیث نمبر 3942، ص 666، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے کیا دیکھتے ہیں کہ یہودی لوگ یوم عاشورہ کی تعظیم کرتے ہیں اور اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ہم اس دن کا روزہ رکھنے کے زیادہ حق دار ہیں۔ تو آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

ف: اہل اللہ کی یاد منانے کی ترغیب خود حضور ﷺ دے رہے ہیں۔ ورنہ اگر یاد منانا غیر اسلامی ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام

کی یاد منانے کا حکم نہ دیتے۔

(بخاری، عربی اردو، جلد دوم' کتاب المناقب' حدیث نمبر 1126، ص 537، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

نوحہ کی ممانعت

حدیث شریف:383

حَدَّثَنِیْ ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

(بخاری، عربی، کتاب المناقب، حدیث نمبر 3519، ص 591، مطبوعہ دارالسلام، ریاض سعودی عرب)

ترجمہ:...... مسروق (بن اجدع) نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مصیبت کے وقت رخساروں کو پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت جیسے پکار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(بخاری، عربی اردو، جلد دوم' کتاب المناقب' حدیث نمبر 738، ص 365، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: مصیبت اور رنج والم کے وقت نوحہ کرنا' گال پیٹنا' سینہ کوبی کرنا' گریبان چاک کرنا اور آہ وبکا کرنا شرعاً ممنوع ہے۔

زمانہ رسول ﷺ میں بھی قرآن مجید جمع کیا گیا

حدیث شریف:384

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو

بنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَىُّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا زَيْدٍ۔

(مسلم شریف، عربی، کتاب الفضائل، حدیث نمبر 6341، ص 1084، مطبوعہ دار السلام، ریاض سعودی عرب)

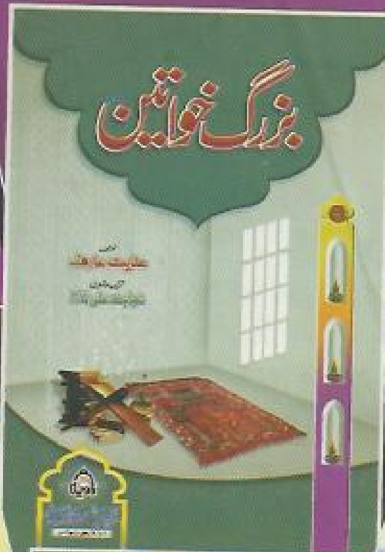
ترجمہ:...... ہمام بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں قرآن جمع کس نے کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: چار حضرات نے جو چاروں انصار سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور ایک انصاری صحابی، جن کی کنیت ابوزید تھی۔

(مسلم شریف، عربی اردو، جلد سوم، کتاب فضائل الصحابہ، حدیث نمبر 6217، ص 354، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان)

ف: حضور ﷺ کے دور مبارک میں بھی قرآن مجید کا جمع کیا گیا پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں بھی قرآن مجید جمع کیا گیا۔ بالآخر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں اس کو کتابی صورت میں مرتب کیا گیا۔ جو آج ہمارے پاس موجود ہے۔

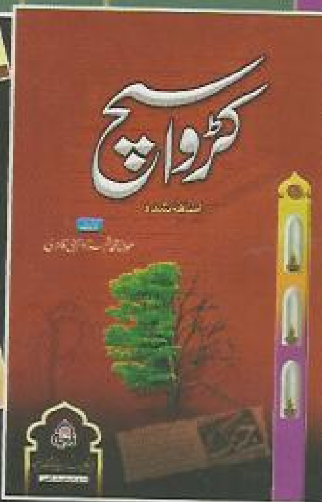
اختتام

۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۹ھ بمطابق ۳۱ جولائی ۲۰۰۸ شب جمعہ


بزرگ خواتین




عورت اور مذاہب عالم


کڑوا سچ

